روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10 جون 2015ء 22 شعبان 1436 ہجری 10 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 132

سمعنا و اطعنا کہنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا اور مومن بھی۔ (ان میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔ اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ: 77)

روز کی دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

انٹری ٹیسٹ کی تیاری

نظارت تعلیم کے تحت میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبہ وطالبات کی سہولت کے پیش نظر انٹری ٹیسٹ کی تیاری کیلئے ٹریننگ کلاس MCAT/ECAT مورخہ 20 جون 2015ء بروز ہفتہ سے شروع کروائی جارہی ہے۔ اس کلاس میں تجربہ کار اساتذہ ٹریننگ دیں گے۔ یہ کورس سٹار اور کیپس اکیڈمی سے 40% ڈسکاؤنٹ پر آفر کیا جا رہا ہے۔ کلاس کا دورانیہ صبح 8 تا دوپہر 1 بجے ہو گا جبکہ یہ کلاس دو ماہ جاری رہے گی۔ کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 15 جون 2015ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف میں نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Tel:0476212473 Mob:3339791321

Email:mcat.ecat@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

حقیقی آزادی اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ اسی سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے ہی حقیقی فلاح پانے والے ہیں

پردہ کی اصل غرض حیاء ہے، احمدی عورت کو اپنی حیاء، عصمت اور عزت کی حفاظت کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ مستورات سے خطاب 6 جون 2015ء بمقام کالسروئے جرمنی کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جون 2015ء کو جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء کے موقع پر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3 بج کر 5 منٹ پر لجنہ مارکی میں تشریف لائے حضور انور کی آمد پر لجنہ جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ سورۃ انفال کی آیات 21 تا 25 کی تلاوت سے اس اجلاس کا آغاز ہوا۔ اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام۔

بادہ عرفان پلا دے ہاں پلا دے آج تو
چہرہ زیبا دکھا دے ہاں دکھا دے آج تو

پڑھا گیا۔ پھر تقریب اسناد و میڈلز ہوئی۔

حضور انور نے تعلیمی میدان میں اعزاز پانے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے میڈلز پہنائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ابھی جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اس کی پہلی آیت ہمیں یہ توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس کے باوجود اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔ یہ اطاعت کا سبق تمہیں کیوں دیا جا رہا ہے اس لئے کہ جہاں تم اپنی حالتوں کو سنوارنے والے بنو، وہاں تم میں اکائی پیدا ہو۔ اور ذاتی اور جماعتی طور پر تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں۔ یہ خدا کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے یہ سب کچھ قرآن میں بیان کر کے آج تک اسے ہمارے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیج کر ان احکامات کو کھول کر بیان کرنے کے سامان بھی پیدا کر دیئے۔ پس اگر کسی کا دعویٰ ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی ممبر ہوں اور خلافت احمدیہ کو مانتی ہوں، اور حضرت مسیح موعود کو مہدی موعود سمجھتی ہوں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں یہ بھی شرط بیان کی ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن کی حکومت کو اپنے سر پر بکلی قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ایک احمدی دنیا کے فیشن کے پیچھے نہیں جائے گا اور قرآن کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا ہے اس کو اصول بنا کر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا یہ ہے ایک احمدی ہونے کی شرط۔ حضور انور بیعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی رسم و رواج کے پیچھے چل رہا ہے تو وہ بیعت کا حق ادا نہیں کر رہا، اگر دنیا کی ترجیحات اور معاشرے کا عمل اسے دین کی باتوں پر عمل کرنے سے روک رہا ہے تو وہ بیعت کے حق سے دور ہو رہا ہے۔ اگر اللہ اور اس کے رسول کی باتوں سے دور ہے تو احمدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے۔ احمدیت تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم پر کامل اطاعت کا نام ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف توجہ نہیں دے رہا۔ تو وہ چاہے مرد ہو یا عورت اپنے ایمان کو ضائع کر رہا ہے۔ وہ جماعت کی مجموعی طاقت کو نقصان پہنچا رہا ہے، وہ دنیا کے سامنے اپنے عمل اور تعلیم میں تضاد کی وجہ سے غیروں کے سامنے بھی دین کی غلط تعلیم پیش کر رہا ہے۔ پس ہم میں سے ہر احمدی اپنے جائزے لے کہ ہم میں سے کتنے حکم الٰہی پر عمل کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اس سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں۔ وہ فلاح پاتے ہیں۔ پس کامیابیاں اور فتوحات اور اللہ کے انعام کے وہی وارث بنتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر کوئی سمجھتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات فرسودہ ہیں اور اس نئے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے، اس کے خیال میں اللہ اور اس کے رسول احکامات زمانہ سے دور کر کے پرانے زمانہ میں دھکیل رہے ہیں تو ایسی سوچ رکھنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جس بات کو اپنی ترقی پر محمول کرتی ہے وہ تباہی کے گڑھے میں گرنے والے ہیں۔ حفاظت کے حصار صرف خدا اور اس کے رسول کی اطاعت میں ہے۔

حضور انور نے گزشتہ دنوں ایک پروفیسر کے سوال کہ تم احمدی بڑے کھلے دل کے ہو، تمہارے سارے کام ایسے ہیں جس میں دوسروں کے حقوق بھی پورے ہوتے ہیں اور ملک سے وفاداری بھی ظاہر ہوتی ہے لیکن تمہاری جماعت کا 50 فیصد حصہ اس میں شامل نہیں، یعنی مردوں اور عورتوں کی تفریق اور عورتوں کے اکٹھے ڈانس اور کلبوں میں جانا۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ادارِیہ

عہدِ وفائے خلافت سے عشق

27 مئی 2008ء کو جماعت احمدیہ نے اپنے مقدس امام کے ہاتھ پر خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے اور اشاعت حق میں سرگرم رہنے کا عہد کیا۔ یہ تاریخ عالم کا ایک عظیم دن تھا۔ جب 200 ملکوں کے احمدیوں نے بیک وقت کھڑے ہو کر یہ عہد دہرایا۔ کہیں صبح کا وقت تھا کہیں دوپہر کہیں شام اور کہیں رات کا اندھیرا مگر خلافت کا اجالا دنیا میں ہر جگہ پھیل رہا تھا اور اخلاص اور محبت کی شعاعیں شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کو منور کر رہی تھیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے اس عہد کو کیسے نبھانا ہے اور اس سے اپنا عشق کیسے ہمیشہ تازہ رکھنا ہے۔ کس طرح اس کو دلوں میں زندہ رکھنا ہے کہ ہماری نسلوں کو بھی اس سے عشق ہو جائے اور وہ اس کی پاسداری کرتی رہیں۔

تو دوستو! ہم نے اس عہد کو اس طرح نبھانا ہے جس طرح رسول کریم ﷺ کے صحابہ نے عہد باندھے اور پھر ان کو پورا کیا۔ انہوں نے جان مال عزت و آبرو لٹا دی مگر اپنے عہد پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔

مدینہ سے صحابہ نے آکر بیعت میں حصہ لیا اور یہ عہد کیا کہ ہم رسول اللہؐ کی حفاظت جان پر کھیل کر کریں گے۔ اصحاب بدر نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔

انہی صحابہ نے حدیبیہ کے وقت عہد کیا ہم جان دے دیں گے۔ مگر محمد رسول اللہؐ کے سفیر کے قتل کا بدلہ ضرور لیں گے۔

اب دیکھئے صحابہ بھیڑ بکریوں کی طرح قربان ہو گئے۔ مرتے ہوئے انہوں نے رسول اللہؐ کو سلام بھیجا اور کہا خدا آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور قوم کو پیغام دیا کہ ہم جب تک زندہ رہے ہم نے رسول اللہؐ کی حفاظت کی اگر تمہاری زندگی میں ان کو کوئی زخم آیا تو تم خدا کے حضور جوابدہ ہو گے۔ جنگ بدر میں صحابہؓ نے رسول اللہؐ کے لئے دو اونٹنیاں مخصوص کر دیں اور کہا یا رسول اللہ اگر ہم سب مارے جائیں تو آپ اونٹنی پر مدینہ تشریف لے جائیں۔ ہمارے بقیہ زندہ بھائی آپ کی حفاظت کریں گے۔ جنگ خندق میں ان صحابہ نے پیٹ پر پتھر باندھ کر خندق کھودی جنگ تبوک میں گھر کے سارے سارے مال پیش کر دیئے۔

ایسی ہی قربانیوں کے نمونے حضرت مسیح موعود کے رفقاء نے بھی دکھائے۔ مال مانگا تو چار پائیاں فروخت کر کے سب کچھ لے آئے۔ دعوت الی اللہ کی تحریک کی تو بغیر کاغذات اور پاسپورٹ کے مختلف ملکوں میں نکل کھڑے ہوئے۔ ماریں کھائیں مگر حق کا پیغام سناتے رہے۔ وقف زندگی کی تلقین کی تو خود بھی حاضر ہو گئے۔ بچوں کو بھی وقف کر دیا اور آنے والی نسلوں کو بھی اس کا حصہ بنا دیا۔ بیوت الذکر کے لئے تحریک کی گئی تو گھر بیچ کر خدا کے گھر بنا دیئے۔

استقامت کے وہ نظارے دکھائے کہ چند گھنٹوں میں 86 احمدی شہید ہو گئے۔ مگر کسی کے لب پر کوئی شکوہ، کوئی آہ و بکا نہیں تھی بلکہ توحید کے نعرے اور درود شریف کی آوازیں تھیں اور یہ پیغام بھی کہ اگلے جمعہ کو ہم وہیں کھڑے ہوں گے۔ جہاں ہمارے آباء شہید ہوئے تھے۔ عورتوں اور چھوٹی بچیوں کو جس دم کر کے مارا گیا مگر ان کے ایمان پر آنچ نہ آئی۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے جماعت میں شہادت کا جو پودا لگایا تھا وہ بڑی شان سے تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کے ہر پتے پر ملکوں ملکوں کی شہادت کی داستانیں رقم ہیں۔

سادہ زندگی کی تحریک ہوئی تو کھانا ایک کر دیا۔ زیور بنانے بند کر دیئے نئے کپڑے بنانا چھوڑ دیئے اور ایسا عمدہ نمونہ دکھایا کہ غیروں نے بھی خراج تحسین پیش کیا۔

وہ جامعہ احمدیہ جس کی بنیاد ایک معمولی کلاس سے ڈالی گئی تھی اب دنیا میں 14 جگہوں پر جگمگا رہا ہے۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد طلبہ اس میں پڑھ رہے ہیں اور دنیا فتح کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پس عہدوں کی پاسداری اس طرح کی جاتی ہے اور خلافت کی آواز پر اس طرح لبیک کہی جاتی ہے۔ ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح نہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ہیں۔ ہم تو صحابہؓ رسول کی طرح لبیک کہیں گے۔

پس اے احباب و خواتین اور بچیو! اس عہد کو حرز جان بناؤ اس سے عشق کرو کہ یہ تمہاری زندگی کا راز ہے۔ بقا کی ضمانت ہے۔ یہ ابدالآباد تک تمہاری نسلوں کے لئے آب حیات ہے۔ اسے دیواروں پر نہیں سینوں پر آویزاں کرو۔ دلوں کو منور کرو دماغوں کو اس سے جلا بخشو۔

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ آمین

غزل

شہر گل کے خس و خاشاک سے خوف آتا ہے
جس کا وارث ہوں اُسی خاک سے خوف آتا ہے

وقت نے ایسے گھمائے اُفق و آفاق کہ بس
محورِ گردشِ سفاک سے خوف آتا ہے

یہی لہجہ تھا کہ معیار سخن ٹھہرا تھا
اب اسی لہجہ بے باک سے خوف آتا ہے

آگ جب آگ سے ملتی ہے تو لو دیتی ہے
خاک کو خاک کی پوشاک سے خوف آتا ہے

قامتِ جاں کو خوش آیا تھا کبھی خلعتِ عشق
اب اسی جامۂ صد چاک سے خوف آتا ہے

کبھی افلاک سے نالوں کے جواب آتے تھے
ان دنوں عالمِ افلاک سے خوف آتا ہے

رحمتِ سید لولاکؐ پہ کامل ایمان
اُمت سید لولاکؐ سے خوف آتا ہے

افتخار عارف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (3)

پروفیسرز سے ملاقات۔ بیت العافیت کا افتتاح اور خطاب۔ تقریب آمین۔ میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 مئی 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی قیام کے دوران دنیا کے مختلف ممالک سے اور لندن مرکز سے باقاعدہ روزانہ ڈاک فیکسز اور ای میل موصول ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعتوں کے علاوہ، Nord Calw، آخن، من ہائم، فلڈا، Goddelau، Neuberg، Ulm-Donau، Dresden، Immenhausen، Koln، Hanau، Ellwangen، Bocholt، Langen، Dieburg، ویزبادن، ناصر باغ، Lepzig، Hannover، Osnabruck، میونسٹر، Aalen، Neuss، Northeim اور Lahr کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

مجموعی طور پر 30 فیملیز کے 99 افراد اور 38 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور ہدایات حاصل کیں۔

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یونیورسٹیوں کے پروفیسرز سے ملاقات

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز کے درج ذیل 10 پروفیسرز صاحبان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ (Schroter)۔ موصوفہ فرینکفرٹ یونیورسٹی کے شعبہ علم الانساب (Ethnology) کی ڈائریکٹر ہیں اور یونیورسٹی کے تحقیقی مراکز برائے عالمی اسلام کی بھی سربراہ ہیں۔

اولیور بیرٹرانڈ صاحب (Bertrand)۔ یہ پروفیسر شروٹر صاحبہ کے شعبہ میں بطور محقق کام کرتے ہیں۔

پروفیسر جمال ملک صاحب۔ موصوف ایرفورٹ کی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں پاکستانی نژاد ہیں۔

پروفیسر فوس صاحب (Fuss)۔ یہ ماربرگ (Marburg) یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔

ڈاکٹر محمد ولدان صاحب (Wildan)۔ یہ انڈونیشیا سے کچھ عرصہ کے لئے ماربرگ یونیورسٹیز میں تحقیق کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر بوڈن شٹائن صاحب (Bodenstein)۔ موصوف فرینکفرٹ یونیورسٹی میں اسلامیات کے شعبہ میں پڑھاتے ہیں۔

رداء انعام صاحبہ گیسن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

عاصمہ اوگرتنک صاحبہ (Oger-Tunc)۔ یہ بھی گیسن یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

ڈاکٹر یورگن مکش صاحب (Jurgen Miksch)۔ موصوف ابراہیمی مذاہب فورم کے صدر ہیں۔

ڈاکٹر مصباح الرحمٰن صاحبہ یونیورسٹی فرینکفرٹ میں شعبہ اسلامیات میں پڑھاتی ہیں۔

ان سبھی پروفیسرز صاحبان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

ایک خاتون پروفیسر نے عرض کیا کہ وہ مذہب اور کلچر میں فرق کے حوالہ سے دریافت کرنا چاہتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا مذہب اور کلچر دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے لئے آپ دیباچہ تفسیر القرآن پڑھیں۔ حضور انور نے فرمایا سب کو یہ کتاب مہیا کی جائے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں یہ ذکر ہے کہ مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور (دین) کی کیوں ضرورت ہے۔ مذہب کیا ہے اور کلچر کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا مذہب کا یہ کام ہے کہ وہ بتائے کہ لوگ کس طرح اپنی زندگی گزاریں اور کن راستوں کو اختیار کریں۔ یہ نہیں کہ لوگ اپنے عمل سے اپنے کلچر سے مذہب کو تبدیل کرتے پھریں۔

مذکورہ خاتون پروفیسر سوزانے شروٹر صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئی ہوں اس وقت حضور کو بہت دور سے دیکھا تھا اور فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ اب میں حضور کے سامنے بیٹھی ہوں اور فاصلہ بہت کم ہے۔ قریب سے ملاقات ہو رہی ہے اس سے مجھے بہت خوشی ہے۔ مجھے نظر آرہا ہے کہ حضور ایک بڑی عاجز شخصیت ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کے نام پر یہودیوں اور عیسائیوں میں بہت فرقے ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ سیٹل ہیں۔ لیکن (دین) میں جو فرقے ہیں وہ آپس میں اختلافات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف بیانات دیتے رہتے ہیں۔ بحیثیت ...... یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان اختلافات کو ختم کریں اور اس مسئلہ کو حل کریں اور سب اکٹھے ہوں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کی کمیونیکیشن سنیوں کے ساتھ کیا ہے کیا اس میں کوئی بہتری آئی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم تو اوپن (Open) ہیں جو ہم سے بات چیت کرنے کے لئے آنا چاہتا ہے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں لیکن جو مخالف انتہا پسند ہیں وہ نہیں آتے لیکن ہم تیار ہیں اور اگر پلیٹ فارم مہیا ہو تو جو باتیں کامن ہیں، مشترکہ ہیں ان پر بات ہوسکتی ہے۔ خدا ایک ہے۔ رسول ایک ہے۔ قرآن کریم ایک ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت ایک ہے۔ ان پر بات ہوسکتی ہے۔ سوائے ان مضامین کے اور امور کے جو مختلف آراء رکھتے ہیں جیسے فقہی امور وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے تعالوا الی کلمۃ سواء ...... کہ ان چیزوں کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترکہ ہیں۔ پس ہم تو تیار ہیں لیکن دوسری طرف سے مخالف آتے نہیں۔

ڈاکٹر محمد ولدان صاحب آف انڈونیشیا نے سوال کیا کہ لاہوری اور قادیانی میں کیا فرق ہے اور یہ کیا ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جو اصطلاح ہے وہ قادیانی کی نہیں مبائع احمدی کی ہے اور غیر مبائع کی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد جنہوں نے نظام خلافت کو قبول کیا وہ مبائع احمدی ہیں اور جنہوں نے قبول نہیں کیا وہ غیر مبائعین ہیں۔ جنہوں نے نظام خلافت کو چھوڑا یہ امیر لوگ تھے۔ اب یہ انتہائی محدود تعداد میں چند ملکوں میں ہیں، ساؤتھ امریکہ کے بعض ممالک میں ہیں وہ ہر ملک میں ان کے اپنے اپنے سسٹم ہیں، پاکستان میں اپنا نظام ہے اور انڈونیشیا میں ان کا اپنا نظام ہے۔ ان کا کوئی ایک لیڈر نہیں ہے۔ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ آپس میں تقسیم ہوئے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ایک امام، ایک خلیفہ ہے۔ ساری دنیا میں ایک ہی لیڈر ہے۔ یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا ہر جگہ ساری دنیا میں احمدی جماعتیں ایک ہی نظام اور ایک ہی خلیفہ کے تحت ہیں۔ حضور انور نے فرمایا میں بہت سے ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو خلافت احمدیہ کو نہیں مانتے لیکن حضرت اقدس مسیح موعود کو مجدد مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے دور خلافت میں بہت سے غیر مبائعین نے احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے اور ہمارے ساتھ مل گئے ہیں۔ ہم تو بڑھ رہے ہیں لیکن یہ غائب ہوتے جارہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ رہتا ہے کمیونیکیشن ہوتی ہے۔ برلن (جرمنی) میں ان کی بیت ہے اور سب سے پہلی بیت ہے۔ میں خود وہاں گیا ہوں اور ان لوگوں سے ملا ہوں۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ حضور انور کے سر پر جو پگڑی ہے کیا یہ کوئی خاص لباس ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا یہ ایک روایتی لباس ہے۔ مجھ سے پہلے گزشتہ خلفاء نے بھی یہ لباس استعمال کیا تھا۔

فرمایا کوئی خاص پاکستانی لباس نہیں ہے۔ شلوار قمیص، ٹراؤزر، جین جو مرضی پہننا چاہتے ہیں پہن لیں۔ مختلف اقوام کے مختلف لباس ہیں۔ ایک یورپین کلچر ہے۔ عرب اپنا لمبا لباس استعمال کرتے ہیں۔ انڈونیشیا کا مختلف کلچر ہے۔ وہاں مختلف رنگوں والی شرٹس پہنتے ہیں۔ اس طرح ہر جگہ کا اپنا لباس ہے۔ اسی طرح ہر جگہ کی اپنی اپنی ٹوپی (Cap) ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اب امیر صاحب نے اپنی خاص طرز کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔

داڑھی کے حوالے سے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔ اگر آپ ﷺ سے محبت ہے تو آپؐ کی سنت پر چلیں۔ ایک مرد کو مرد کی طرح نظر آنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ مونچھیں تراشنا اور داڑھی رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا داڑھی رکھنا سنت تو ہے لیکن کتنی ہونی چاہئے یہ آپ پر ہے جتنی چاہیں جس طرح چاہیں رکھیں۔

ابراھامک (Abrahamic) مذاہب اور غیر ابراھامک مذاہب کے باہمی تعاون کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تمام مذاہب خداتعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ خداتعالیٰ نے تمام اقوام میں نبی بھجوائے۔ تو جب خدا کی طرف سے تمام مذاہب ہیں تو پھر آپس میں سب کا باہمی تعاون ہونا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں جو مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں، ہم سب ایک ملک کے باشندے ہیں۔ اس لئے آپس میں سب کو باہمی تعاون سے پیش آنا چاہئے۔ یہ اصول بنالیں کہ کوئی بھی کسی دوسرے مذہب کے خلاف نہ بولے۔ ہر مذہب دوسرے مذہب والوں کا احترام کرے۔ آپ نے ہندوؤں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اگر آپ ہمارے نبی کریم ﷺ کو برا نہ کہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ گائے ہمارے لئے حلال ہے۔ ہم آپ کی خاطر اس کا گوشت نہ کھائیں گے یا آپ کے سامنے نہ کھائیں گے۔ ہم سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی عزت کریں اور ایک دوسرے کی روایات کا احترام کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہم تو ہر طرح سے تعاون کرتے ہیں اور تعاون کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ آج بھی قادیان ہندوستان میں، ہندو، سکھ ہمارے پروگراموں میں آتے ہیں۔ وہ ہماری عزت کرتے ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے ہی حقیقی (دین) کا پتہ چلا ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ مذاہب کے بارہ میں جس طرح پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ یہاں کے سکولوں میں ابراھامک (Abrahamic) مذہب سکھاتے ہیں۔ کیا پاکستان میں ایسا ہوسکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا پاکستان میں اگر آپ اس قابل ہیں کہ انتہاء پسندی سے ملک کو بچاسکتے ہیں تو ممکن ہے ورنہ نہیں۔ فرمایا فرقوں کے آپس کے اختلافات ہی ختم نہیں ہوتے۔ سعودی عرب میں سلفی اور وہابی کہتے ہیں کہ ہم ممتاز ہیں اور ہم بالا ہیں۔ پاکستان میں ہر فرقہ دوسرے فرقہ کے خلاف بات کرتا ہے اس لئے وہاں تو ایسا ممکن نہیں۔ لیکن ہمیں یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے درمیان اور سب کے درمیان امن کی فضا قائم ہو۔

ایک خاتون پروفیسر نے سوال کیا کہ جرمنی میں آپ کی کمیونٹی کافی Active ہے۔ اب آپ کا آگے کا کیا پلان ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہم تو اس ملک میں بھی اور ساری دنیا میں بھی (دین) کی صحیح، حقیقی تصویر بنانا چاہتے ہیں۔ ہم ایک مشنری آرگنائزیشن ہیں۔ افریقہ میں ہمارے رفاہ عامہ کے کام بہت زیادہ ہیں اور یہاں جرمنی میں کم ہیں۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ ضرورتمندوں کا خیال رکھو، یتیموں کا خیال رکھو، تو مشنری ورک، دعوت الی اللہ کے کاموں کے علاوہ ہم رفاہ عامہ کے کام بھی کرتے ہیں۔ چیریٹی واک کے پروگرام بھی ہوتے ہیں اور جو رقوم اکٹھی ہوتی ہیں وہ ہم مختلف Charities میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نبوت سے قبل ایک آرگنائزیشن حلف الفضول کے ممبر تھے۔ یہ آرگنائزیشن مظلوموں، غریبوں، ضرورتمندوں کی مدد کرتی اور ان کو ان کے حقوق دلواتی تھی۔ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اب بھی یہ آرگنائزیشن والے مجھے بلائیں میں ان میں شامل ہوں گا تا کہ غریبوں کی مدد کروں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا پاکستان واپس جانے کا کوئی ارادہ اور پروگرام ہے۔ آپ کے لوگ حب الوطن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر ملک انتہاء پسندوں سے خالی ہو جائے تو احمدی واپس جاسکتے ہیں اور وہاں سیٹل بھی ہو جائیں گے۔ جب تک 1974ء کا قانون موجود ہے پاکستان میں رہنے کے لئے یہ شرط ہو کہ ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کہیں تو پھر وہاں رہیں تو یہ ممکن نہیں ہے۔

پاکستان کے وہ لوگ جن کو علم نہیں ہے...... نے ان کو گمراہ کیا ہوا ہے اور...... ان لوگوں کو جماعت کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور وہ ملک میں کسی کے خلاف بھی عوام کو بھڑکا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم تو باہم مل کر رواداری اور بھائی چارہ سے رہنا چاہتے ہیں لیکن دوسرے رہنے نہیں دیتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک پاکستان میں احمدیوں کے بارہ میں یہ قانون ہے اس ملک میں کبھی تبدیلی نہیں آسکتی۔

ایک پروفیسر نے یہ سوال کیا کہ آپ کی عورتیں آزاد نہیں ہیں۔ ڈانسنگ کے پروگراموں میں نہیں جاتیں۔ تھیٹر میں جانے پر پابندی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا آئرلینڈ سب سے زیادہ عیسائیت پر عمل کرنے والا ملک ہے۔ اب انہوں نے Homosexuality کا قانون پاس کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اس کو گناہ کہتا ہے اور بائبل بھی اس کو گناہ کہتی ہے۔ اب انہوں نے اس قانون کے بنانے کے لئے ریفرنڈم کیا ہے تو ریفرنڈم کے ذریعہ یہ قانون بنایا ہے اور آرچ بشپ نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کی وجہ سے ہمیں اپنی رائے تبدیل کرنا پڑی ہے کہ Homosexuality کا قانون ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اصل یہ ہے کہ لوگ مذہب کو Follow کریں اور مذہب پر چلیں نہ یہ کہ مذہب کو لوگوں کے عمل کے مطابق ڈھالا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم (دین) کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور احمدیہ کمیونٹی میں خواتین اپنے مختلف پروگراموں میں Involve ہوتی ہیں اور اپنے سارے پروگرام خود کرتی ہیں اور آزادی سے کرتی ہیں۔

جلسہ سالانہ یوکے میں ایک جرنلسٹ خاتون لجنہ جلسہ گاہ میں آئی تھی۔ لجنہ جلسہ گاہ خواتین کارکنات نے خود آرگنائز کیا تھا ان کے اپنے پروگرام تھے۔ تو اس خاتون جرنلسٹ نے بعد میں بتایا کہ یہاں آنے سے قبل میرے تحفظات تھے کہ نہ جانے مجھ سے کیا سلوک ہوتا ہے اور مجھے کن پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہاں تو میں نے زیادہ آرام محسوس کیا ہے۔ آزادی سے سب کام ہو رہے تھے۔ میں چرچ جاتی ہوں وہاں مجھے کبھی اتنی عزت نہیں ملی جتنی یہاں ملی ہے۔ سولہ سترہ ہزار خواتین اپنے پروگراموں میں آزاد تھیں۔ مجھے یہاں مزا آیا ہے۔ مرد حضرات میری طرف دیکھ نہیں رہے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے محفوظ پایا۔

حضور انور نے فرمایا یہاں یورپین خواتین نے جب (دین) قبول کیا تو قبول (دین) سے پہلے ان کی سوسائٹی فری تھی۔ اب (دینی) تعلیمات پر چلتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم زیادہ آرام میں ہیں اور اپنے آپ کو زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ ہماری خواتین ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں، ٹیچرز ہیں اور وہ حجاب میں زیادہ آزادی محسوس کرتی ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہیں۔ تو آزادی کی قدریں مختلف ہیں۔ اگر ان کا احساس ہو جائے تو ایسے سوال نہ اٹھیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جہاں آپ کی تعداد دوسروں سے زیادہ ہے وہاں آپ اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مدینہ میں اقلیتیں تھیں اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی عیسائی اور یہودی اقلیت میں تھے ان کے تمام حقوق دیئے گئے اور اسلامی حکومتوں میں ان کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر آپ پر جنگ مسلط کی جائے تو جواباً اپنا دفاع کرنا پڑے تو جنگ کے دوران پادریوں کو نہیں مارنا، کسی چرچ اور Synagogue پر حملہ نہیں کرنا اور اسے نقصان نہیں پہنچانا۔ چنانچہ جنگ میں بھی اقلیتوں کی حفاظت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں 98 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے اور باقی وہاں عیسائی بھی ہیں اور کچھ ہندو بھی ہیں۔ اپنے پورے حقوق کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ عیسائیوں کو چرچ کے لئے ہم نے زمین بھی دی۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کہتا ہے لا اکــراہ ...... کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں کسی کو حق نہیں کہ وہ مذہب میں دخل اندازی کرے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ آئرلینڈ میں Gay Marriage کا فیصلہ ہوا ہے تو وہاں کے احمدی کیا کریں گے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرمنی میں بھی احمدی رہ رہے ہیں۔ یوکے میں بھی رہ رہے ہیں ابھی یوکے پارلیمنٹ میں اس بارہ میں بڑا فخریہ اظہار کیا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ میں تیس چالیس فیصد لوگ Homosexual ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جن لوگوں کو کوئی Psychological یا نیچرل پرابلم ہے تو پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں کہ ان کو ڈسکس کرے اور ان پر کوئی بحث کرے، اسی طرح پارلیمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ یہ بحث کرے کہ عورتیں حجاب لیں یا نہ لیں، مساجد کے مینار بنائے جائیں یا نہ بنائے جائیں۔ ہر قوم، ہر مذہب کی اپنی اپنی روایات ہیں ان میں دخل اندازی نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ Homosexuality میں مبتلاء ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ پارلیمنٹ میں لا کر ان کی باتوں کو اوپن کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا اب جو آئرلینڈ میں ریفرنڈم ہوا ہے۔ آئرش احمدیوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ آئرش احمدی تو ایک شہری کی حیثیت سے وہاں رہ رہے ہیں اور اپنے کردار سے، اپنے رویہ سے ایسے قوانین سے بیزاری کا اظہار

کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے نزدیک یہ Law، یہ قانون ملک کو Spoil کردے گا۔ یہ لوگ اس قانون کے ذریعہ اپنے بدانجام کو دعوت دے رہے ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ احمدی کون ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ امام مہدی اور مسیح موعود آخری زمانہ میں آئے گا اور آپ نے امام مہدی و مسیح کے آنے کی نشانیاں بھی بیان فرمائیں تو آپ کی پیشگوئی کے مطابق وہ مہدی و مسیح آچکا اور جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں وہ سب پوری ہو چکیں، سارے نشانات پورے ہو چکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے 1889ء میں احمدیہ کمیونٹی کا آغاز کیا اور ہم نے آپ کو قبول کیا۔ ہم ایک خدا، ایک قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ آپؐ کے بعد نئی شریعت کے ساتھ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہاں ظلی نبی آسکتا ہے۔

جہاں تک دوسرے...... کا تعلق ہے وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مسیحؑ نے آسمان سے آنا ہے اور وہ ابھی تک آسمان سے مسیح کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں اور اب تو پندرہویں صدی آچکی ہے۔ پس احمدی مسیح موعود کو ماننے والے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے نام محمدؐ اور احمدؐ ہیں۔ ہم نے احمدی نام رکھا تا کہ ہمارا شمار نبی کریم ﷺ کے سچے متبعین میں ہو۔ حنبلی، شافعی، حنفی، مالکی وغیرہ نام ہم نے نہیں رکھے۔

باقی قرآن کریم تو کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی مسلمان تھے۔ جو بھی اپنے مذہب کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔

ایک پروفیسر نے سوال کیا کہ کیا آپ دنیا کے مذہبی لیڈر سے رابطہ رکھتے ہیں۔ کیا پوپ اور دلائی لامہ سے ملے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے تو ملنے کا چانس نہیں ہوا۔ 1924ء میں جب جماعت کے دوسرے خلیفۃ المسیح نے یورپ کا دورہ کیا تو آپ اٹلی بھی تشریف لے گئے اور وہاں پوپ سے ملنے کی کوشش کی تو پوپ نے یہ بہانہ کیا کہ ہماری تعمیرات ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے مل نہیں سکتا۔

اس پر ایک جرنلسٹ نے اٹلی کے اخبار میں لکھا کہ چونکہ پوپ احمدیہ...... لیڈر سے ملنا نہیں چاہتا اس لئے اس کا حل کبھی مکمل نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا ورلڈ ریلیجیئس کانفرنس لندن میں گلڈ ہال میں منعقد ہوئی اس میں مختلف مذاہب کے نمائندے آئے عیسائی، کیتھولک چرچ، اسرائیل سے بھی آئے، دروز قوم کے بھی نمائندے تھے۔ اسی طرح ہندو اور دوسرے مذاہب کے تھے۔ دلائی لامہ کا پیغام پڑھا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا میں تو دلائی لامہ کو ملنے کے لئے تیار ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ شاید اس کا اپنا بیان ہے کہ میں آخری دلائی لامہ ہوں۔

پروفیسرز حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان تمام مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔

ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 17 فیملیز کے 59 افراد اور 42 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں Nidda، Ahaus، Hanau، Viersen، Hannover، Koln، مینسٹر، من ہائم، کاسل، Osnabruck، Leeheim، Trier، Viersen، Trier، Russelsheim، West، Balingen، Olpe، Duren اور Zwickau کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

کولون (Koln) سے آنے والے احباب 190 کلومیٹر، کاسل سے آنے والے 200 کلومیٹر، مینسٹر (Munster) سے آنے والی فیملیز 275 کلومیٹر اور Osnabruck سے آنے والے احباب اور فیملیز 330 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

مجلس انصار اللہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنے مرکزی دفاتر کے لئے جماعت جرمنی کے مرکزی سنٹر بیت السبوح کے بالمقابل قریب ہی ایک وسیع و عریض عمارت خریدی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا نام بیت العافیت رکھا ہے۔

بیت العافیت کا افتتاح

آج بیت العافیت کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل ہی اس عمارت کے معائنہ اور افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔

مجلس انصار اللہ کے ممبران اور لجنہ اماء اللہ کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ بچیوں کے گروپ خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کے مین دروازہ پر تشریف لائے تو صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

یہ وسیع و عریض عمارت پانچ منازل پر مشتمل ہے۔ اس کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 3811 مربع میٹر ہے اور جو Covered Area ہے اس کا کل رقبہ 11250 مربع میٹر ہے۔ اس میں کئی وسیع و عریض ہال ہیں اور بڑی تعداد میں دفاتر ہیں۔ اس کی دو منازل لجنہ اماء اللہ اپنے دفاتر اور ہالوں کو کھیلوں کے پروگرام کے لئے استعمال کرے گی اور دو منازل مجلس انصار اللہ استعمال کرے گی۔

اس عمارت کی قدرے تفصیل اس طرح ہے کہ بیس منٹ (Basement) کو ملا کر یہ پانچ منزلہ عمارت ہے۔ اس عمارت میں چھ عدد اپارٹمنٹس (رہائشی گھر) بھی ہیں۔ بیس منٹ (Basement) کا رقبہ 2215 مربع میٹر ہے۔

گراؤنڈ فلور پر 10 کمرے ہیں۔ گیسٹ ہاؤس موجود ہے۔ ایک عدد کچن اور چار باتھ رومز ہیں اور ایک بڑا ہال ہے جس کا رقبہ 1318 مربع میٹر ہے۔

فرسٹ فلور پر کمروں کی تعداد 13 ہے۔ ایک عدد کچن اور پانچ باتھ رومز ہیں اس کے علاوہ ایک بڑا ہال بھی ہے جس کا رقبہ 1223 مربع میٹر ہے۔ (گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور مجلس انصار اللہ کے زیر استعمال ہوں گے)

سیکنڈ فلور پر کمروں کی تعداد 21 ہے۔ ایک کچن اور آٹھ باتھ رومز ہیں۔ علاوہ ازیں 917 مربع میٹر پر مشتمل پانچ سٹور رومز ہیں۔

تھرڈ فلور پر کمروں کی تعداد آٹھ ہے۔ ایک عدد کچن اور تین باتھ رومز ہیں۔ اس منزل پر بھی ایک ہال ہے جس کا رقبہ 902 مربع میٹر ہے۔

(سیکنڈ فلور اور تھرڈ فلور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے زیر استعمال ہوگا) بیس منٹ میں 55 گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے لجنہ کے دفاتر اور ان کے ایریا کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں مجلس انصار اللہ کے دفاتر اور دوسری مختلف جگہوں اور ہالوں کا معائنہ فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس عمارت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے لجنہ اماء اللہ کے اور مجلس انصار اللہ کی مجالس کے عہدیداران ملک بھر کی مجالس سے آئے ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم صادق احمد صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ جرمنی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا یہ جو عمارت 2 فروری 2015ء کو خریدی گئی ہے۔ اس کے بارہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ سال 1987ء تا 1991ء اس عمارت کا ایک حصہ جماعت جرمنی کا نیشنل مرکز رہا۔ اس وقت کرایہ پر ایک منزل حاصل کی گئی تھی اور جماعتی مرکز کے علاوہ تینوں ذیلی تنظیموں کے مرکز بھی اسی منزل پر تھے۔

ان سالوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی اس مرکز میں تشریف لائے تھے اور جماعتی پروگرام ہوئے تھے اور سال 1989ء میں حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ یہاں تشریف لائی تھیں اور لجنہ کے ساتھ پروگرام ہوئے تھے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 24 سال بعد اس ساری مکمل عمارت کو صرف دو ذیلی تنظیمیں ہی خریدنے کے قابل ہوگئی ہیں۔

بعدازاں آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کو ایک وسیع عمارت اللہ تعالیٰ نے خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کا نام بیت العافیت میں نے اس لئے رکھا تھا کہ آجکل عموماً یہ اعتراض پایا جاتا ہے کہ شاید...... شدت پسندی کی تعلیم دینے والے ہیں اور شدت پسندی پر عمل کرنے والے ہیں۔ گو کہ جماعت احمدیہ کا Image باقی ممالک کی طرح جرمنی میں بھی بڑا اچھا ہے اور لوگوں میں بھی اچھا تاثر قائم ہے اور حکومت کے حلقوں میں بھی قائم ہے کہ یہ امن پسند جماعت ہے۔ لیکن بہرحال اس کا اظہار بھی ہوتے رہنا چاہئے اور یہ مستقل اظہار ہے۔ دنیا کو پتا لگے کہ یہاں جو عمارت اب جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے زیر استعمال آنے والی ہے وہ کسی دہشت گردی کے مقاصد کو پورا کرنے والی نہیں۔ بلکہ ہم نے ایک عافیت کا حصار بننے کے لئے یہاں قدم رکھا ہے اور حضرت مسیح موعود نے یہی فرمایا تھا کہ آپ اس زمانہ میں عافیت کا حصار بننے کے لئے ہی آئے ہیں۔ آپ نے اپنے ایک مصرعہ میں فرمایا ہے کہ ع

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

تو اس عافیت کے حصار کا اظہار ہر جگہ ہر احمدی سے ہونا چاہئے اور انصار اللہ کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں ایک بڑی پختہ سوچ بن جاتی ہے اور اس سوچ کے ساتھ ان کو جہاں غیروں میں اس بات کو

مزید راسخ کرنا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو (دین) کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہوئے امن، محبت اور سلامتی کی نہ صرف تعلیم دیتی ہے بلکہ دنیا کو اس میں سمیٹتی بھی ہے اور اپنے ہر اظہار سے اپنے ہر عمل سے یہ جماعت ایک ایسی پناہ گاہ ہے جس میں ہر ایک محفوظ ہے۔

انصار اللہ کا ایک تو باہر کا اظہار ہے، دوسرے اپنے گھروں میں بھی آپ کی ایسی عملی تصویر بنی چاہئے اور آپ کے بچے اور آپ کی بیوی آپ کے گھر والے آپ کے خاندان والے اس بات کو سمجھنے والے ہوں اور یقین رکھنے والے ہوں کہ ہمارے گھروں کے جو نگران ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا قوام بنایا ہے یہ نہ صرف ہماری ظاہری ضروریات پوری کرنے والے ہیں بلکہ ہر قسم کی عافیت ہمیں ان سے ملنے والی ہے۔ ہمارے جذبات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ہمارے گھروں کے سکون کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنے والے ہیں۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں میں ایک تاثر ان ملکوں میں رہتے ہوئے پیدا ہو جاتا ہے کہ شاید یہ آزادی جو ہے وہی دنیا کی ترقی کا باعث ہے۔ غلط قسم کی آزادی۔ (دین) آزادی دیتا ہے لیکن وہ آزادی جو خدا تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے قائم ہو اور ہر ممبر لجنہ اور ہر لڑکی پندرہ سال کی عمر سے لجنات کی ممبر بن جاتی ہیں۔ ہر لڑکی جو لجنہ میں داخل ہوتی ہے اس کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ حقیقی عافیت حقیقی پناہ گاہ اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں نا کہ لوگوں کی ظاہری چکا چوند اور آزادی کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنے والے ہوں۔

پس جب اس عمارت میں آپ کے دفاتر قائم ہوئے ہیں یہاں جب آپ Planing کریں گے یہاں جب آپ میٹنگ کریں گے، یہاں جب آپ منصوبہ بندی کریں گے تو ہمیشہ یہ یاد رکھیں اور یہاں آنے والی ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے اور ہر آنے والے ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے اظہار سے اپنے ہر عمل سے اس بات کا اظہار کرنا ہے کہ جماعت احمدیہ کے گھروں میں بھی امن اور سکون ہے اور جماعت کے ماحول میں اور باہر بھی امن اور سکون ہے اور ہم حقیقی (دینی) تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔

پھر جب بھی ایک نئی عمارت خریدی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے ہم شکر گزار ہوتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود کے الہام کے اظہار کو دیکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام فرمایا تھا کہ وسع مکانک کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی ضروریات بڑھتی جا رہی ہیں۔ کہاں وہ قادیان تھا، کہاں جرمنی اور دنیا کے دوسرے ممالک ہیں جہاں ہر روز ایک نیا رخ مکانیت کی وسعت کا ہمیں نظر آتا ہے۔

پس اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ فرمایا کہ وسع مکانک تو اس وقت کوئی وسائل نہیں تھے۔ لیکن یہ صرف ارشاد نہیں تھا یہ صرف حکم نہیں تھا بلکہ ایک پیشگوئی بھی تھی کہ تمہیں اس حالت میں کہ جبکہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور وہ حالت یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا وسع مکانک اور میرے پاس مکانیت کی وسعت کے لئے کوئی رقم نہیں۔ پانچ روپے دے کر ایک شخص کو بھیجا کہ بٹالہ جاؤ کچھ لکڑی پلچھیاں اور کانے لے آؤ تا کہ اللہ تعالیٰ کے الہام کو پورا کرنے کے لئے ایک چھپر ڈال دیں۔

آج اس چھپر کا دنیا کے 206 ممالک میں پھیلاؤ ہو چکا ہے اور وہ چھپر چھپر نہیں رہا بلکہ کنکریٹ کی مضبوط عمارتیں بن چکی ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا صرف ایک حکم نہیں تھا بلکہ ایک پیشگوئی تھی جو ہر نئی عمارت میں ہم پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بس اس لحاظ سے بھی ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جس طرح افراد میں وسعت عطا فرما رہا ہے اسی طرح اپنے وعدوں کے مطابق مکانیت میں وسعت عطا فرما رہا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا ایک مقصد روحانیت میں ترقی بھی تھا۔ اس میں بھی ہر لجنہ ممبر کو ہر ناصر کو ہر خادم کو ہر فرد جماعت کو وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی روحانیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے پہلے سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ تب ہی ہم حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کو پورا کرنے والے ہوں گے اور جہاں تک انصار اللہ کا سوال ہے تبھی وہ اس بات کے حقدار ہوں گے کہ کہہ سکیں ہم انصار اللہ ہیں اور تب ہی لجنہ اماء اللہ یہ کہنے کی حقدار ہوگی کہ ہم لجنہ اماء اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی لونڈیاں ہیں۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے والی ہیں اور اس کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ جو اعلیٰ مقاصد جماعت کے سامنے ہیں ان کو ہم ہر رنگ میں ہمیشہ پھیلاتے چلے جائیں اور جو اللہ تعالیٰ ہمیں انعامات سے نواز رہا ہے ان کا صحیح حق ادا کرتے ہوئے شکر گزار بنتے چلے جائیں۔ اب دعا کرلیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

عشائیہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب عشائیہ میں شرکت فرمائی اور اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

درج ذیل 25 لڑکوں اور لڑکیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی تقریب میں حصہ لینے والے خوش نصیب بچوں کے نام یہ ہیں۔

عزیزم روشان احمد کاہلوں، محمد انصر اشرف، عزیزم طاہر اسلم کاہلوں، فائز احمد اعوان، ساشر غوری، راجہ حسان، راجہ روشان، مصور رشید، ولید محمود میر، سفیر صادق جنجوعہ۔

عزیزہ ملیحہ اظہر، عزیزہ ملیحہ احمد، عزیزہ دانیہ احمد، ملیحہ زینب محمود، عزیزہ فضا جمشید، عزیزہ عافیہ احمد، عزیزہ زبدہ چوہدری، عزیزہ ساول احمد، عزیزہ جاذبہ اعجاز، عزیزہ فوزیہ احمد، عزیزہ وردہ یوسف، عزیزہ عریشہ نصرت، عزیزہ مناہل رحمان، عزیزہ نمل گل، عزیزہ رابعہ لقمان کاہلوں

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت منصور کا میڈیا میں ذکر

بیت منصور آخن کے افتتاح کے بارہ میں آج آخن شہر کے دو اخبارات نے اپنی 26 مئی 2015ء کی اشاعت میں خبر شائع کی۔ اسی طرح پروٹسٹنٹ چرچ نے اپنی ویب سائٹ پر بیت کے افتتاح کی خبر دی۔ خبروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اخبار Aachener Zeitung نے اپنی 26 مئی 2015ء کی اشاعت میں بیت منصور کے حوالہ سے افتتاح کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

ایک معزز مہمان اور ایک عظیم الشان امن کا پیغام۔ خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جو لندن سے تشریف لائے Feldstrasse کے بیت منصور کا افتتاح کیا

ایک دم سے لوگ ادھر ادھر ہوئے اور سب ایک طرف کو لوٹے۔ اپنی گردنوں کو بل دیتے ہوئے سب حاضرین ایک جھلک دیکھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک Camera Team تمام واقعات Film کر رہی ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ڈرون تصاویر کے لئے ہوا میں اڑ رہا ہے۔ ایک طرف کھڑے ہوئے بچے، معزز مہمان کی آمد کے موقع پر خیر مقدمی گیت گا رہے ہیں۔ مرزا مسرور احمد جو لندن سے آئے ہیں، وہ دنیا بھر کے احمدیوں کے خلیفہ ہیں جن کی تعداد 10 ملین سے بھی زیادہ ہے۔ یہ احمدیہ ...... جماعت ایک ایسا ...... فرقہ ہے جو انیسویں صدی کے آخر پر قائم ہوا ہے۔ Aachen کے احمدیوں کے ساتھ جن کی تعداد 200 تک ہے۔ خلیفۃ المسیح نے نئی (بیت) منصور کا افتتاح کیا جو Feldstrasse کے مقام پر واقع ہے۔ اس کی تعمیر کی رقم مقامی احمدیوں کے چندوں سے ممکن ہوئی۔ ان احمدیوں کی تعداد جرمنی بھر میں پچاس ہزار سے قریب ہے۔

ناظرین کی نظر فوراً 14 میٹر بلند مینار اور اس کے ساتھ کے 5 میٹر بڑے گنبد پر پڑتی ہے۔ عبادت گاہ کا کل پلاٹ 150 مربع میٹر ہے اور (بیت) میں 200 افراد کو نماز پڑھنے کی جگہ مہیا کی گئی۔ تقریباً تین سال قبل 2012ء میں اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور آج کے دن اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے حاضرین کو آپس میں اچھا سلوک کرنے کو کہا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کوئی ظالم بادشاہ نہیں بلکہ وہ تو انسانوں سے پیار اور رحمانیت کا سلوک فرماتا ہے۔ کئی سو لوگوں نے خلیفۃ المسیح کا خطاب، ایک عارضی طور پر لگائے گئے ٹینٹ میں بیٹھ کر سنا، جن میں شہر کے سیاستدان بھی شامل تھے۔

ایک دوسری اخبار Aachener Nachrichten نے بھی اپنی 26 مئی 2015ء کی اشاعت میں بیت منصور Aachen کے افتتاح کے حوالہ سے درج ذیل خبر شائع کی کہ

(دین) کا دوستانہ چہرہ

(بیت) منصور کا Feldstrasse کے مقام پر افتتاح ہوا۔ اس کے افتتاح کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ خود لندن سے تشریف لائے۔ مذاہب کے مابین کی ہم آہنگی کو انہوں نے ضروری قرار دیا۔

ایک خوشی، فضا میں محسوس ہو رہی ہے۔ Feldstrasse کے علاقہ میں (بیت) منصور کا افتتاح ہے۔ افتتاح کے لئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفہ تشریف لا رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح جو کہ لندن میں رہائش پذیر ہیں دوسری بار Aachen تشریف لا رہے ہیں۔ پہلی بار سنگ بنیاد کے موقع پر تھا۔

2003ء سے وہ دنیا بھر میں کئی سو ملین (-) کے روحانی سربراہ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ خلیفہ کا انتخاب جمہوری طور پر جماعت کی ایک الیکشن کمیٹی سے ہوتا ہے۔ یہ پھر زندگی بھر تک کا ہوتا ہے۔

230 احمدی اس علاقہ میں آباد ہیں۔ (بیت) کے اردگرد کافی جگہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک Multifunctional Room ہے جس میں مختلف پروگرامز اور گیمز کی جاسکتی ہیں۔......

اس وقت اس علاقہ کی جماعت میں عورتوں کی تعداد مردوں کے بہ نسبت زیادہ ہے۔ ان کا ایک اپنا نماز پڑھنے کا کمرہ ہے۔ خواتین گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں کو ساتھ لے جاتی ہیں۔ ایک Sliding Door سے مردوں کی نماز پڑھنے کی جگہ کو الگ کیا ہوا ہے...... دیوار پر نمایاں طور پر ''اللہ ایک ہے'' لکھا ہوا ہے۔

200 سے زائد افراد خلیفہ وقت کا خوشی سے

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ظفر عبدالسلام صاحب جوہر آباد ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جوہر آباد ضلع خوشاب کو مورخہ 31 مئی 2015ء کو تقریب آمین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ایک ناخواندہ خادم مکرم ہارون احمد نذر صاحب ابن مکرم شمیم احمد مجوکہ صاحب، چار اطفال حذیفہ ادریس ابن مکرم ماسٹر ادریس ورک صاحب، شمائل احمد ابن مکرم رضوان احمد مجوکہ صاحب، حسیب احمد ابن مکرم ظل حسنین مجوکہ صاحب اور توقیر ناصر ابن مکرم محمد ناصر اعوان صاحب سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا نیز تین ناصرات مشعال فاطمہ بنت مکرم منور اقبال مجوکہ صاحب عروسہ اسد بنت مکرم اسد احمد محمود مجوکہ صاحب اور ہما ناصر بنت مکرم محمد ناصر اعوان صاحب سے مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جوہر آباد زوجہ مکرم ظفر اقبال ورک صاحب نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم محمد صادق بھٹی صاحب دھیر کے کلاں ضلع گجرات بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بولنے، سننے اور چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبشرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتی ہیں۔

میری والدہ مکرمہ بشیراں اختر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا لطیف احمد خان صاحب مرحوم آف محمد آباد مورخہ 28 مئی 2015ء کو بعمر 75 سال لندن میں قریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے ناصر ہال لندن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 4 جون کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب وکیل المال ثالث تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹیاں خاکسار، محترمہ نصرت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم سبحان علی صاحب میر پور خاص، پانچ بیٹے مکرم رانا حنیف احمد صاحب سابق قائد علاقہ نواب شاہ حال پیس ولیج کینیڈا، مکرم رانا محمود احمد صاحب کراچی، مکرم رانا مبارک احمد صاحب انگلینڈ، مکرم رانا بشارت احمد صاحب بلجیئم، مکرم رانا خالد احمد صاحب جرمنی اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ ہماری والدہ محترمہ بڑی متوکل علی اللہ، دلیر، خلفائے سلسلہ پر جان چھڑکنے والی، غریب پرور اور مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر دو دفعہ طلائی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ گاؤں میں واقع بیت الذکر کی صفائی ستھرائی کرتیں۔ صف، دری اور لائٹ وغیرہ خراب ہوتی تو خاموشی سے اسے ٹھیک کرواتی تھیں۔ ہمارے والد محترم رانا لطیف احمد خان صاحب 1989ء میں وفات پا گئے تھے آپ نے بہت محنت سے سارے بچوں کی نگہداشت اور بہتر تربیت کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ 1991ء میں مٹھی میں بیت الذکر بنانے کیلئے تھوڑے تھوڑے بچائے ہوئے پیسوں میں سے مبلغ دس ہزار روپے پیش کر دیئے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ہمیں ان کی خوبیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تربیتی کلاس مجلس نابینا ربوہ

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ فنی، تربیتی اور تعلیمی کلاس مورخہ 8 جون تا 16 جون 2015ء خلافت لائبریری کے رسالہ سیکشن میں جاری ہے۔ قارئین الفضل تمام نابینا حضرات کو مطلع کر دیں کہ اس کلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔

وضاحت

2 جون 2015ء کے اخبار میں صفحہ 2 پر مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ انہوں نے یہ وضاحت بھجوائی ہے کہ اس مضمون کا بیشتر حصہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تحریروں سے تیار کیا گیا تھا مگر غلطی سے حوالہ دینا رہ گیا ہے۔ جن احباب نے اس طرف توجہ دلائی ہے وہ ان کے ممنون ہیں۔ (ادارہ)

داخلہ ایم ایس سی میتھ

(نصرت جہاں کالج ربوہ)

امسال بھی گزشتہ سال کی طرح نصرت جہاں کالج ربوہ میں M.Sc Mathematics کروانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسے امیدوار جنہوں نے Mathematics A اور Mathematics B کے ساتھ BA/B.Sc کیا ہوا ہو داخلہ کے اہل ہوں گے۔

1۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج ربوہ، نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ یا نصرت جہاں کالج کی ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ داخلہ گورنمنٹ پالیسی/ یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق دیا جائے گا۔

3۔ داخلہ کیلئے بیچلرز میں کم از کم 45% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

4۔ ایم ایس سی میتھ کے لئے بیچلرز میں Math A & B Course کا ہونا ضروری ہے۔

5۔ طلباء وطالبات کا بیچلرز ہائیر ایجوکیشن سے Recognized ادارہ/ یونیورسٹی سے پاس کیا ہونا ضروری ہے۔

6۔ داخلہ فارم مورخہ 15 جون 2015ء تک دستیاب ہوں گے۔ فارم کی فیس 100 روپے ہے۔

7۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جون 2015ء ہے۔

8۔ فارم نصرت جہاں کالج ربوہ میں جمع کروائے جاسکیں گے۔

طلباء وطالبات مندرجہ ذیل کاغذات کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

I۔ میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کارڈ/ اسناد

II۔ طالب علم کے کیریکٹر سرٹیفکیٹ

III۔ شناختی کارڈ کی نقل

IV۔ چار عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیک گراؤنڈ

V۔ رجسٹریشن کارڈ کی نقل (Graduation)

VI۔ N.O.C اور Migration Certificate کی ایک کاپی (پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ کسی اور یونیورسٹی سے بیچلرز پاس کرنے کی صورت میں)

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

047-6213405, 6213982

Email:admissions@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

بقیہ از صفحہ 6: حضور انور ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

انتظار کر رہے ہیں۔ ان میں مختلف لوگ ہیں اور ساتھ میئر Marcel Phillip صاحب بھی موجود ہیں۔ بچیوں کا ایک گروپ بھی موجود ہے۔ Aachen شہر کے گھوڑ سوار بھی موجود ہیں جو معزز مہمان کا استقبال کریں گے۔

ایک بڑی گاڑی سامنے رکتی ہے۔ مصافحہ ہو رہا ہے اور پھول دیئے جا رہے ہیں۔ بچیوں کا گروپ خیر مقدمی گیت گا رہا ہے اور بہت سے Cameras کی Flashes چمک رہی ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے (بیت) کی دیوار میں نصب تختی سے پردہ ہٹایا اور پھر ٹینٹ میں تشریف لے گئے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ سال 2012ء میں تعمیراتی کام کا آغاز ہوا۔ Modern انداز سے عمارت تیار کی گئی۔ کل جگہ 2600 مربع میٹر کی ہے۔ عبادت کی جگہ 150 مربع میٹر پر مشتمل ہے جس میں 200 نمازیوں کے لئے جگہ ہے۔ ایک پانچ میٹر بلند گنبد بھی ہے اور 14 میٹر بلند مینار ہے۔

دیواروں کو مشرقی Design سے خوبصورت کیا ہوا ہے اور ایک اہم بات یہ تھی کہ پارکنگ کے لئے کافی جگہ موجود ہے۔ (بیت) کی کھڑکیوں پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں سے کچھ نام لکھے ہوئے ہیں۔ بعض جرمن میں بھی ہیں۔

احمدیہ جماعت وہ ایک واحد...... جماعت ہے جو ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہے۔ مذاہب کے مابین کی ہم آہنگی کو خلیفہ صاحب نے ضروری قرار دیا۔

اخبار Aachener Nachrichten اور اخبار Aachener Zeitung یہ دونوں روزانہ شائع ہونے والے اخبار ہیں اور دونوں ایک لاکھ 13 ہزار 495 کی تعداد میں سرکولیشن ہے۔

پروٹسٹنٹ چرچ نے آخن کے متعلق اپنی ویب سائٹ پر خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہفتہ شام کو آخن میں بیت منصور کے افتتاح کے موقع پر مرزا مسرور احمد نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ وہ تمام انسانوں کی خدمت کریں۔ مذہبی راہنما، جنہیں ان کے پیروکار خلیفہ اور موعود مسیح کا جانشین کہتے ہیں، نے کہا کہ (دین) تمام ایمان لانے والوں سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ خلیفہ صاحب نے کہا: خدا کوئی جابر بادشاہ نہیں بلکہ وہ انسانوں کو محبت اور رحم دینا چاہتا ہے۔ اور ساتھ اپنے آپ کو انتہا پسند...... سے الگ کیا۔ آخن کے لارڈ میئر نے اسے ایک خوش کن دن قرار دیا۔ اس کے بعد (بیت) کے متعلق معلومات لکھی ہیں اور کہا ہے کہ جرمنی کے امیر نے کہا کہ (بیت) ایک بڑے دو خاندانوں کے گھر جتنی ہے۔

صوبائی ریڈیو WDR نے بھی خبر نشر کی۔

☆...........☆...........☆

آزاد جیل۔ ناروے

ناروے کے دارالحکومت اوسلو کے ساحل سے 75 کلومیٹر کی دوری پر ایک جزیرہ ہے جس کی آبادی 115 افراد پر مشتمل ہے جو لکڑی سے بنے ہوئے مکانوں یا کاٹیجز میں رہتی ہے۔ جزیرے کے باسی کاشت کاری، گلہ بانی، ماہی گیری جیسے پیشوں سے وابستہ ہیں۔ ان کے پاس گھوڑے بھی ہیں جن پر سوار ہو کر وہ گھڑ سواری سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہاں پر ایک ٹینس کورٹ اور سوانا (بھاپ سے غسل کرنے کی جگہ) کی سہولت بھی موجود ہے۔ جزیرے کے وسط میں ایک مارکیٹ ہے جہاں سے لوگ ضرورت کی اشیاء خریدتے ہیں۔

دراصل یہ جزیرہ سرکاری جیل ہے، اور یہاں رہنے والے 115 افراد قیدی ہیں ان قیدیوں میں خطرناک قاتل اور منشیات فروش بھی شامل ہیں۔ تاہم یہ قیدی اس جزیرے پر قیدیوں کی طرح نہیں بلکہ گاؤں کے باسیوں کی طرح رہتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ نہ تو جزیرے کے اطراف کوئی حفاظتی دیوار ہے اور نہ ہی خاردار تاریں لگی ہوئی ہیں، نہ مسلح محافظ گشت کرتے نظر آتے ہیں (پانچ محافظ ضرور ہیں مگر وہ رات میں صرف چوکیداری کے فرائض انجام دیتے ہیں) نہ ہی قیدیوں کو کوٹھریوں میں رکھا جاتا ہے۔ رات کے کھانے میں قیدیوں کو ان کی من پسند ڈشیں فراہم کی جاتی ہیں۔ البتہ ناشتہ انہیں خود تیار کرنا ہوتا ہے۔ ناشتے کا سامان اور دیگر اشیائے ضرورت خریدنے کے لیے انہیں حکومت کی طرف سے ماہانہ رقم فراہم کی جاتی ہے۔ یہ اشیاء وہ جزیرے پر قائم مارکیٹ سے خرید سکتے ہیں۔

خطرناک قیدیوں کو جیل کی کوٹھری کے بجائے اس ماحول میں رکھنے کا سبب کیا ہے؟ اس بارے میں جزیرہ کے سابق گورنر آرنی نیلسن کہتے ہیں کہ اس کی وجہ قیدیوں کو سدھرنے میں مدد دینا ہے۔ روایتی جیلوں کے برعکس اس جیل سے آزاد ہونے والے قیدیوں میں پھر سے جرائم کا ارتکاب کرنے کی شرح بہت کم، محض 16 فی صد ہے۔ جبکہ یورپ میں یہ شرح 70 فی صد ہے۔

قیدیوں کو ان کی پسند کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ کچھ قیدی گلہ بانی پسند کرتے ہیں، کچھ کاشت کار بن جاتے ہیں، کچھ کھانا پکانے کے شوقین ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے قیدی بڑھئی، مکینک، جنرل اسٹور کے مینیجر وغیرہ بن جاتے ہیں۔ وہ صبح ساڑھے آٹھ بجے سے سہ پہر ساڑھے تین بجے تک یہ ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ اس کے بعد کا وقت جزیرے کی سیر کرنے، سن باتھ لینے، گھڑ سواری اور دیگر مشاغل میں گزارتے ہیں۔

جزیرے پر قیدیوں کو فراہم کیا جانے والا آزاد ماحول ان کے ذہن کو بدلنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 28۔ اپریل 2015ء)

بقیہ از صفحہ 1: خلاصہ مستورات سے خطاب

تمہیں مذہب اور ان روایات میں فرق کرنے کی ضرورت ہے ہم دینی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں ہمیں جو ہمارا مذہب کہتا ہے ہم نے اس پر چلنا ہے۔ عیسائیت اپنی تعلیم بھول چکی ہے اور اپنے اندر سمیٹے رکھنے کے لئے غلط روایات تیار کی ہیں، ان کو مذہب کا حصہ بنا لیتے ہیں۔

حضور انور نے آئر لینڈ کے حوالے سے ذکر کیا کہ وہاں ہم جنسی کے قانون کا ریفرنڈم ہوا تو اس کے حق میں رائے دی گئی اس پر وہاں کے بشپ نے کہا کہ ہمیں بھی لوگوں کی رائے کا احترام کرنا چاہئے اور اس رائے کو مان لینا چاہئے۔ فرمایا مذہب کا کام یہ نہیں کہ لوگوں کی مرضی پر چلے، مذہب لوگوں کی ہدایت کے لئے آتا ہے۔ پس ہمیں کسی کے اعتراض سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ مذہب سے دور ہونے والے لوگ ہمیں مذہب سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں ان لڑکیوں سے بھی کہتا ہوں جو یہاں پلی بڑھی ہیں۔ اور ان پاکستانی لڑکیوں کو بھی جو یہاں آ کر آباد ہوئی ہیں جو سمجھتی ہیں کہ یہاں عورتوں کو بڑی آزادی حاصل ہے۔ اور اس آزادی کی وجہ سے ان قوموں کو ترقی مل رہی ہے۔ اگر انہیں کوئی دنیاوی ترقی مل رہی ہے تو ان کی محنت کی وجہ سے۔ ان کا دین اور روحانیت کا خانہ بالکل خالی ہے۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا ہے یا نہیں، خدا اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوا ہے اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ دین اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کا نام ہے۔ اللہ کے احکامات پر عمل کرنے سے یہ چیزیں مل ہی جائیں گی لیکن ایک ایسی چیز جس سے یہ لوگ محروم ہیں وہ اللہ کی رضا ہے۔ اگر دنیا ہی سب کچھ ہے تو معاشی لحاظ سے بہتر ملکوں میں خودکشیاں کیوں بڑھ رہی ہیں۔ دلوں کی بے چینیوں کو دور کرنا ہے تو اللہ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دنیا داری نے آزادی کے نام پر عورتوں کو ننگا کر دیا ہے اور مردوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ ہر عورت اور مرد جرأت سے کھڑے ہو کر ان لوگوں سے یہ کہیں کہ اگر یہ آزادی ہے تو یہ آزادی تم کو مبارک ہو۔

پردے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ پردے کی اصل غرض حیاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آپ کی حیاء کو قائم رکھنا ہے۔ عورت کیوں نہیں سمجھتی کہ وہ فیشن کے نام پر نمائش کر کے بے حیائی کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ احمدی عورت کو اپنی حیاء، عصمت اور عزت کی حفاظت کرنی ہے۔

بعض بچیوں کو یہ احساس ہے کہ جماعت کا ٹیلنٹ ان پابندیوں سے ضائع ہو رہا ہے، یہ غلط خیال ہے کہ دوسروں کے سامنے ہمارے مرد و عورت کے علیحدہ فنکشن کی وجہ سے ہم قدامت پسند کہلاتے ہیں۔ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے ہمیں چاہئے کہ کوئی جو کچھ بھی کہے ہم نے اس تعلیم سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ اس ضمن میں حضور انور نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ انگلینڈ میں شامل ایک انگریز عورت کا واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح وہ لجنہ کے پروگرامز میں اپنے آپ کو آزاد تصور کر رہی تھی۔

حضور انور نے فرمایا۔ پس ہمیں یہاں کی آزادی دیکھ کر دیوانہ بننے کی بجائے یہ دیکھنا چاہئے کہ دین نے ہمیں کتنی آزادی دی ہے۔ یہ دیکھیں کہ اللہ کے حکموں کے فوائد کتنے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مختلف بچیوں اور لجنہ نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بعد ازاں حضور انور لجنہ کی مارکی سے تشریف لے گئے۔

☆☆☆☆☆

ربوہ میں طلوع وغروب 10 جون

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 جون 2015ء

6:15 am	گلشن وقف نو (خدام الاحمدیہ)
8:45 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ 7 جون 2015ء
2:00 pm	سوال و جواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔ اگست 2009ء
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیلس
400/450/550 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211978
طالب دعا: میاں عمران 0332-7711750

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Discount Mart
Hoisery- Cosmetics- Parfumes- Ladies Bags Exclusively available Be- belle & IFG
Malik Markeet Railway Road Rabwah
0343-9166699, 0333-9853345

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

Éclat International
Australia, Canada & Denmark Skilled Immigration
Get Temporary & Permanent Residence in just ONE YEAR!
Skilled Immigration for ENGINEERS, DOCTORS (MBBS, Dental etc.), I.T PROFESSIONALS, CHARTERED ACCOUNTANTS, UNIVERSITY LECTURER, etc.
Send your C.V for free Assessment at
info@eclatint.com
➢ U.K Visit Visa/ Schengen Visit Visa/ Business Visa/ Spouse Visa
➢ 100% Admission in Sweden and more chances of visa as compared with other countries.
Note: Please Call during office timing. Calls after office timing will not be entertained. Do mention Alfazl Reference in your Email and Call. To visit offices do get an appointment before coming.
M | 0345-400-1057, W | www.eclatint.com, E | info@eclatint.com,
Fb | www.facebook.com/eclat.int, L | 0092-423-521-1792,
Fax | 0092-423-518-6755
T | Mon-Fri (10:00 A.M to 6:00 P.M)
Friday Break (12:00 P.M to 3:00 P.M)-Sat (10:00 A.M to 4:00 P.M)
WhatsApp & Viber | (0092-345-400-1057)